بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

# روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
**ALFAZL**
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

| جلد ۶۰/۲۵ | ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۹۰ھ، ۱۹ صلح ۱۳۵۰ ہش، ۱۹ جنوری ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۶ |
|---|---|---|

## ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

# خدا تعالیٰ نہایت کریم و رحیم ہے اور سب سے بڑھ کر احسان کرنیوالا ہے

## اُس کی طرف صدقِ دل سے قدم اٹھانے والا ہرگز ضائع نہیں ہوتا

"جاننا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نہایت کریم و رحیم ہے۔ جو شخص اس کی طرف صدق اور صفا سے رجوع کرتا ہے وہ اس سے بڑھ کر اپنا صدق و صفا اس سے ظاہر کرتا ہے۔ اس کی طرف صدق دل سے قدم اٹھانے والا ہرگز ضائع نہیں ہوتا خدا تعالیٰ میں بڑے بڑے محبت اور وفاداری اور فیض اور احسان اور کرشمہ خدائی دکھلانے کے اخلاق ہیں مگر وہی ان کو پورے طور پر مشاہدہ کرتا ہے جو پورے طور پر اُسکی محبت میں محو ہو جاتا ہے۔ اگرچہ وہ بڑا کریم و رحیم ہے مگر غنی اور بے نیاز ہے۔ اس لئے جو شخص اُس کی راہ میں مرتا ہے وہی اس سے زندگی پاتا ہے اور جو اس کے لئے سب کچھ کھوتا ہے اُسی کو آسمانی انعام ملتا ہے۔

خدا تعالیٰ سے کامل تعلق پیدا کرنیوالے اس شخص سے مشابہت رکھتے ہیں جو اوّل دُور سے آگ کی روشنی دیکھے اور اس سے نزدیک ہو جائے یہاں تک کہ اس آگ میں اپنے تئیں داخل کر دے اور تمام جسم جل جائے اور صرف آگ ہی باقی رہ جائے۔ اسی طرح کامل تعلق والا دن بدن خدا تعالیٰ کے نزدیک ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ محبتِ الٰہی کی آگ میں تمام وجود اس کا پڑ جاتا ہے اور شعلہ نور سے قالب نفسانی جل کر خاک ہو جاتا ہے اور اس کی جگہ آگ لے لیتی ہے۔ یہ انتہا اس مبارک محبت کا ہے جو خدا سے ہوتی ہے۔ یہ امر کہ خدا تعالیٰ سے کسی کا کامل تعلق اسکی بڑی علامت یہ ہے کہ صفاتِ الٰہیہ اُس میں پیدا ہو جاتی ہیں اور بشریت کے رذائل شعلہ نور سے جل کر ایک نئی ہستی پیدا ہوتی ہے اور ایک نئی زندگی نمودار ہوتی ہے جو پہلی زندگی سے بالکل مغائر ہوتی ہے۔ اور جیسا کہ لوہا جب آگ میں ڈالا جائے اور آگ اس کے تمام رگ و ریشہ میں پورا غلبہ کر لے تو وہ لوہا بالکل آگ کی شکل پیدا کر لیتا ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ آگ ہے گو خواص آگ کے ظاہر کرتا ہے۔ اِسی طرح جس کو شعلہ محبتِ الٰہی سر سے پیر تک اپنے اندر لیتا ہے وہ بھی مظہرِ تجلیاتِ الٰہیہ ہو جاتا ہے۔ مگر نہیں کہہ سکتے کہ وہ خدا ہے بلکہ ایک بندہ ہے جس کو اُس آگ نے اپنے اندر لے لیا ہے۔ اور اُس آگ کے غلبہ کے بعد ہزاروں علامتیں کامل محبت کی پیدا ہو جاتی ہیں۔ کوئی ایک علامت نہیں ہے تا وہ ایک زیرک اور طالبِ حق پر مشتبہ ہو سکے بلکہ وہ تعلق صدہا علامتوں کے ساتھ شناخت کیا جاتا ہے۔ منجملہ ان علامات کے یہ بھی ہے کہ خدائے کریم اپنا فصیح اور لذیذ کلام وقتاً فوقتاً اس کی زبان پر جاری کرتا رہتا ہے جو الٰہی شوکت اور برکت اور غیب گوئی کی کامل طاقت اپنے اندر رکھتا ہے اور ایک نور اس کے ساتھ ہوتا ہے جو بتلاتا ہے کہ یہ یقینی امر ہے ظنی نہیں ہے اور ایک ربانی چمک اس کے اندر ہوتی ہے۔ اور کدورتوں سے پاک ہوتا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی ص۱۴۷)

# اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۸ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، حضور کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے ثم الحمدللہ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۱۸ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت آج صبح اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت اچھی ہے، الحمدللہ۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا العالی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین۔

"میرے لڑکے عزیزم عطاء اللہ صاحب بی ایس سی آف ریڈیو پاکستان کوئٹہ کا نکاح عزیزہ ریحانہ سعید صاحبہ بی اے بنت مکرم چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ نے مسجد احمدیہ فیکٹری ایریا ربوہ میں ۱۳/۱ کو پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔"

(محمد عبداللہ ڈار۔ ڈار کلاتھ ہاؤس مشن روڈ۔ کوئٹہ)

مکرم غلام باری صاحب سیف کی صاحبزادی امۃ الباری صاحبہ اور ان کی نسبتی بہن عارفہ صاحبہ نے امسال پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔اے اسلامیات کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو بچیوں کی اس کامیابی کو ان کے لئے اور ان کے خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے مبارک کرے اور اسے مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

میری بڑی بہن امۃ الحکیم نصرت عرصہ ۱۳، ۱۴ روز سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں۔ اور بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے

(امۃ الرشید سیال بنت بشیر احمد سیال انسپکٹر اصلاح و ارشاد)

## "ایک ضروری اعلان"

جملہ امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ احباب جماعت کے ٹیلیفون نمبر اپنی اولین فرصت میں نظارت امور عامہ کو بھجوا دیں۔

ناظر امور عامہ

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

# عطیہ جات برائے دار الاقامۃ النصرت

۲

| | | |
|---|---|---|
| مکرم منیر احمد صاحب | ۵/۰۰ | روپے |
| امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ | ۱۰/- | " |
| مکرم عبد الغفار صاحب سرگودھا | ۲۹/- | " |
| " ملک محمد واحد صاحب حیدرآباد | ۶۵/- | " |
| " محمد عیسیٰ صاحب کوئٹہ | ۲/۵۰ | " |
| جماعت احمدیہ اسلام آباد | ۱۵/- | " |
| " منور احمد صاحب کارکن بہشتی مقبرہ | ۲۰/- | " |
| " خواجہ محی الدین صاحب دار الصدر ربوہ | ۱۰/- | " |
| " حلقہ سنت نگر لاہور | ۱۴۸/۸۸ | " |
| " عزیز الدین صاحب سیکرٹری مال ملتان | ۵/- | " |
| " قدرت اللہ خان صاحب وحدت کالونی لاہور | ۲۰/- | " |
| " عبد الرحمان صاحب راولپنڈی | ۱۳/- | " |
| " کراچی | ۱۲۶/۲۴ | " |
| " محمد رشید ارشد صاحب نوشہرہ کینٹ | ۲۰/- | " |
| " رشید احمد صاحب چغتائی | ۱/- | " |
| " سید اعجاز احمد صاحب ۶/۱۱ ضلع ساہیوال | ۲۰/- | " |
| " ملک الطاف حسین صاحب پیراں غائب ضلع ملتان | ۱۰/- | " |
| " محمد اکرم صاحب گوجرانوالہ | ۳/- | " |
| " محمد عاشق صاحب ساہیوال | ۱۴/- | " |
| " مرزا محمد حسن صاحب کراچی | ۲۵/- | " |
| " میجر عبد الرحمان صاحب کیمبل پور | ۵۳/۷۵ | " |
| " خواجہ عبد العزیز صاحب ڈار ربوہ | ۱۵/- | " |
| " عبد القیوم صاحب انارکلی لاہور | ۳۵/- | " |
| " حاجی محمد یعقوب صاحب سیالکوٹ | ۵/- | " |
| " شیخ محمد یوسف صاحب منشی متصل لائل پور | ۴۶/- | " |
| " چوہدری علی احمد صاحب چک [illegible] ر ب لائل پور | ۱۱/- | " |
| " محمد عطاء حق صاحب ڈھاکے ضلع شیخوپورہ | ۵/- | " |
| " چک [illegible] ج ج ضلع سرگودھا | ۲/ | " |
| " ڈاکٹر محمد اقبال صاحب مظفرگڑھ | ۱۵/- | " |
| مکرمہ بیگم سلمیٰ صاحبہ | ۱۰/- | " |
| " ثمینہ صاحبہ | ۱۰/- | " |
| مکرم عبد الرشید صاحب ظفر ربوہ | ۵/- | " |
| " محمد احسن صاحب پراچہ بھیرہ ضلع سرگودھا | ۵۰/- | " |
| " منور سعید صاحب واشنگٹن | ۵۰/- | " |
| " سید مبشر احمد صاحب خلیل شیخوپورہ | ۲۵/ | " |
| " عبد الرحمٰن صاحب لاہور | ۷۰/- | " |
| " بشارت احمد صاحب لاہور | ۲/- | " |
| " مبشر ناصر صاحب کراچی | ۵/- | " |

## ناظمین اضلاع توجہ فرمائیں

عنقریب آپ کی خدمت میں آپ کے ضلع کی جملہ مجالس کی مالی پوزیشن بھجوائی جا رہی ہے۔ آئندہ ہر تین ماہ کے بعد ایسا ہی جائزہ تیار کر کے اطلاع کر دی جایا کرے گی اس مرحلہ پر بہتر کارکردگی کی بنا پر متعلقہ ناظمین اضلاع کے نام دعا کے لئے حضور اقدس کی خدمت میں پیش کر دیئے جایا کریں گے۔ امید ہے ناظمین حضرات اس میدان میں مسابقت کی اچھی روح کا مظاہرہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

(قائد مال)

# محررین کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے دفاتر میں محررین کی ضرورت ہے۔ صرف مذہبی نوجوان درخواستیں دیں۔ جو خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں۔ ایسی درخواستیں ۲۰ صلح/جنوری ۱۳۵۰ہش/۱۹۷۱ء تک سیکرٹری کمیشن (ناظر بیت المال آمد) کے نام بھجوائیں۔ تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک ضروری ہے۔ عمر ۱۸ سال سے زائد اور ۲۸ سال سے کم ہو۔ جو امیدوار کمیشن کے امتحان اور انٹرویو میں پاس ہوں گے انہیں تاریخ تقرر سے ۹۰/- روپے ماہوار دی جائے گی۔ ایک سال کا عرصہ امتحانی ہوگا۔ اس عرصہ میں امیدواران کے لئے ٹائپ سیکھنا ضروری ہوگا۔ جس کی رفتار ۲۰ الفاظ فی منٹ ہوگی۔ اس کے بعد اگر محررین کا کام تسلی بخش ہوا اور ٹائپ کے امتحان میں بھی پاس ہو گئے تو ان کا مستقل ہو سکے گا۔ مستقل ہو جانے کے بعد ۹۰-۴-۱۳۰/۵-۱۶۰/۶-۲۲۰ گریڈ دیا جائے گا۔ البتہ وہ گریجویٹ جنہوں نے تمام مضامین میں بی اے کا امتحان پاس کیا ہو انہیں تقرر پر ابتدائی تنخواہ ۱۱۵/۰ روپے ماہوار اور گریڈ ۱۱۵/۰-۵-۱۳۰-۶/۱۶۰-۸/۲۲۰-۱۰/۲۶۰ دیا جا سکے گا۔ مندرجہ کوائف درج کئے جائیں۔ نامکمل درخواستوں کو زیر غور نہیں لایا جا سکے گا۔

۱۔ نام امیدوار مع مکمل پتہ۔
۲۔ ولدیت
۳۔ تعلیمی قابلیت مع نقل سند
۴۔ تاریخ پیدائش مع حوالہ سند
۵۔ سابقہ تجربہ بصورت ملازمت اگر ہو۔
۶۔ جسمانی صحت کے متعلق ڈاکٹری سرٹیفکیٹ
۷۔ چال چلن و دینی حالت کے متعلق امیر/صدر اور قائد خدام الاحمدیہ کی تصدیق۔

نوٹ۔ امیدواران مورخہ ۲۳ صلح/جنوری ۹½ بجے تک نظارت بیت المال آمد میں پہنچ جائیں۔

امتحان کا وقت ۲۳/۱ دس بجے صبح
انٹرویو کا وقت ۲۴/۱ دس بجے صبح
کاغذ قلم وغیرہ ہمراہ لائیں۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

# انسٹی ٹیوٹ آف کامرس ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ایک کمرشل انسٹی ٹیوٹ گذشتہ سال سے قائم ہے۔ جس میں شارٹ ہینڈ اور ٹائپ رائٹنگ سکھانے کا انتظام ہے۔ آجکل کی دنیا میں یہ دونوں ہنر بہت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں نوجوانوں کو خاص طور پر اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ طالب علموں اور دفاتر میں کام کرنے والوں کے لئے نائٹ کلاسز کا انتظام بھی موجود ہے۔ داخل ہو کر اپنا اور قوم کا مستقبل سنواریئے۔

فیس داخلہ ۱/۰۰ روپیہ - فیس شارٹ ہینڈ ۵/- روپے ماہوار
فیس ٹائپ رائٹنگ ۵/- روپے ماہوار (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

# قائدین خدام الاحمدیہ کی اہم ذمہ داری

مرکز کو ہر ماہ باقاعدگی سے اپنی رپورٹ کارگذاری بھجوانا ہر قائد مجلس کی اہم ذمہ داری ہے جن مجالس نے ماہ دسمبر کی رپورٹ ابھی تک نہیں بھجوائی براہ کرم جلد از جلد تیار کر کے ارسال فرمائیں۔ نیز ہر ماہ کی دس تاریخ تک رپورٹ مرکز میں پہنچ جانی چاہیئے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# دولت مشترکہ

وہ ممالک جو ایک زمانے میں سلطنت برطانیہ کا حصہ تھے حصول آزادی کے بعد دولت مشترکہ کے رکن بن گئے۔ اس اعتبار سے دولت مشترکہ آزاد ممالک کی ایک انجمن ہے اس وقت اس کے ارکان میں برطانیہ، کینیڈا، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، بھارت، پاکستان، لنکا، گھانا، ملائشیا، نائیجیریا، قبرص، سیرالیون، تنزانیہ، جمیکا، ٹرینیڈاڈ اور ٹوباگو، یوگنڈا، کینیا، ملاوی، مالٹا، زمبیا، گیمبیا، سنگاپور، گی آنا، لیسوتھو، اور باٹسوانا، اور ان سے ملحقہ علاقے شامل ہیں — دولت مشترکہ کے رکن ملکوں کی مجموعی آبادی ۷۵ کروڑ کے لگ بھگ ہے دولت مشترکہ کے ارکان مشرقی اور مغربی نصف کرہ ہائے ارض میں پھیلے ہوئے ہیں اور متنوع مناظر قدرت، رنگا رنگ تہذیبوں اور ثقافتوں کے آئینہ دار ہیں زرعی اور معدنی لحاظ سے بھی منفرد حیثیت رکھتے ہیں سب سے بڑے دریا اور سب سے اونچے پہاڑ بھی دولت مشترکہ ہی کے ملکوں میں ہیں۔ دولت مشترکہ میں شامل آزاد ممالک یہ ہیں۔ برطانیہ کینیڈا آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ، بھارت جو ۱۵ اگست کو آزاد ہوا۔ اور ۲۶ جنوری ۱۹۵۰ء کو جمہوریہ کا درجہ حاصل کیا۔ پاکستان جس نے ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو آزادی حاصل کی اور ۲۳ مارچ ۱۹۵۶ء کو جمہوریہ بنا۔ لنکا جسے ۴ فروری ۱۹۴۸ء کو آزادی ملی۔ گھانا جو ۶ مارچ ۱۹۵۷ء کو آزاد ہوا اور ۱۶ ستمبر ۱۹۶۳ء کو ملائشیا کا حصہ بنا قبرص جس نے ۱۶ اگست ۱۹۶۰ء کو جمہوریہ کی حیثیت سے آزادی حاصل کی اور ۱۳ مارچ ۱۹۶۱ء کو دولت مشترکہ کا رکن بنا۔ نائیجیریا جو یکم اکتوبر ۱۹۶۰ء کو آزاد ہوا اور اور یکم اکتوبر ۱۹۶۳ء کو جمہوریہ بنا۔ (سابق برطانوی نوآبادی شمالی کیمرون یکم جون ۱۹۶۱ء کو شمالی نائیجیریا میں مدغم ہو گئی) سیرالیون جس نے ۲۷ اپریل ۱۹۶۱ء کو آزادی حاصل کی ٹانگانیکا جو ۹ دسمبر ۱۹۶۱ء کو آزاد ہوا۔ اور ۹ دسمبر ۱۹۶۲ء کو جمہوریہ بنا۔ ۲۵ اپریل ۱۹۶۴ء کو ٹانگانیکا اور زنجبار پر مشتمل ایک نئی جمہوریہ معرض وجود میں آئی جو ابتداءً جمہوریہ ٹانگانیکا و زنجبار کہلائی۔ اور ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۴ء سے متحدہ جمہوریہ تنزانیہ کے نام سے موسوم ہوئی۔) ٹرینیڈاڈ اور ٹوباگو جو ۳۱ اگست ۱۹۶۲ء کو آزاد ہوئے یوگنڈا جس ۹ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو آزادی حاصل کی۔ ملائشیا جو ۱۶ ستمبر ۱۹۶۳ء کو معرض وجود میں آیا (اس میں ملایا صباح۔ سراوک اور سنگاپور شامل تھے۔ سنگاپور ۹ اگست ۱۹۶۵ء کو ملائشیا سے الگ ہو گیا، ملاوی (سابق نیاسالینڈ) جس نے ۶ جولائی ۱۹۶۴ء کو آزادی حاصل کی زمبیا (سابق شمالی رہوڈیشیا) جو ۲۴ اکتوبر ۱۹۶۴ء کو جمہوریہ کی حیثیت میں آزاد ہوا مالٹا جو ۲۱ ستمبر ۱۹۶۴ء کو آزاد ہوا گیمبیا جس نے ۱۸ فروری ۱۹۶۵ء کو آزادی حاصل کی۔

آئرش فری سٹیٹ نے (جو اب جمہوریہ آئرلینڈ کہلاتی ہے) ۱۹۲۲ء کو ڈومینین کا درجہ حاصل کیا۔ نومبر ۱۹۴۸ء میں جمہوریہ بننے کے بعد دولت مشترکہ سے علیحدگی اختیار کر لی رہوڈیشیا اور نیاسالینڈ کا وفاق ۳ ستمبر ۱۹۵۳ء کو قائم ہوا۔ اور ۳۱ دسمبر ۱۹۶۳ء کو ختم ہو گیا وفاقی معاملات میں یہ خودمختار تھا۔ اب اس میں شامل علاقوں میں سے رہوڈیشیا خودمختار نوآبادی ہے نیاسالینڈ اب ملاوی کہلاتا ہے اور شمالی رہوڈیشیا زمبیا کے نام سے موسوم ہے۔

برطانیہ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ بعض علاقوں کے منصرم اور ناظم ہیں — آزاد خودمختار اور جمہوری ملک۔ دولت مشترکہ کی رکنیت کے باوجود ملکہ انگلستان سے وفاداری کے پابند نہیں۔ وہ ملکہ کو صرف دولت مشترکہ کا سربراہ تصور کرتے ہیں۔ دولت مشترکہ کے مقاصد میں رکن ممالک کی مدد کرنا ہے اور ممالک ایک ہی برادری سے تعلق رکھنے کے دعویدار ہیں۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ ان ملکوں میں کئی اختلاف موجود ہیں۔ جنہیں دور کرنے میں دولت مشترکہ ناکام رہی ہے۔ ان مسائل میں کشمیر کا تنازعہ سرفہرست ہے جیسا کہ پہلے ذکر آیا۔ دولت مشترکہ کو نہ مملکت اور نہ ہی وفاق کہا جا سکتا ہے۔ اس کی مشترک پارلیمنٹ اور حکومت بھی نہیں دفاع اور انتظامیہ بھی مشترک نہیں۔ ۱۹۲۵ء سے قبل دولت مشترکہ کے بیشتر رکن ممالک کو ڈومینین سٹیٹس حاصل تھا۔ اور وہ سلطنت برطانیہ کا جزو تصور ہوتے تھے۔ ان کا نظم و انصرام دفتر نوآبادیات کے ہاتھ میں تھا۔ البتہ ہندوستان سے متعلق امور ایک الگ محکمہ کے سپرد تھے۔

۱۹۲۵ء میں حکومت برطانیہ نے ڈومینیوں کے معاملات کی دیکھ بھال کے لئے سیکرٹری آف سٹیٹ کا عہدہ قائم کیا۔ اور اسے خودمختار ڈومینیوں کے امور کا انچارج بنا دیا گیا۔ ۱۹۲۶ء میں امپیریل کانفرنس نے ڈومینیوں کی یہ تعریف کی "وہ خودمختار ملک جو سلطنت برطانیہ میں شامل ہیں جن کی حیثیت یکساں ہے اور داخلی اور خارجی امور کے سلسلہ میں کسی طرح بھی ایک دوسرے کے تحت نہیں البتہ تاج برطانیہ سے ان کی وفاداری مشترک ہے اور آزادانہ طور پر برطانوی دولت مشترکہ کے رکن بنے ہیں۔" دوسری جنگ عالمگیر کے بعد برطانیہ کے مقبوضہ ممالک کو یکے بعد دیگرے آزادی ملنے لگی تو انہوں نے خالصتاً اقتصادی نقطہ سے دولت مشترکہ کی رکنیت حاصل کی۔ ملکہ سے وفاداری کی شرط ان پر سے ختم ہو گئی۔

(ماخوذ)

## فاستبقوا الخیرات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق اکثر اطفال نے سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات حفظ کر لی ہیں مگر ابھی کچھ اطفال ایسے ہیں جو اس دوڑ میں پیچھے ہیں۔ مومن کا ہر قدم پہلے سے آگے ہوتا ہے۔ اس لئے ان اطفال کی خدمت میں درخواست ہے جنہوں نے سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات ابھی تک مکمل حفظ نہیں کیں وہ خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جلد از جلد ان کو حفظ کر کے مرکز کو اطلاع کریں نیز جو اطفال نیکی کے اس کام میں سبقت لے گئے ہیں ان آیات کا ترجمہ حفظ کریں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

## قائدین مجالس توجہ فرمائیں

### یاد رکھنے کی باتیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ہر احمدی بچوں کے لئے ایک مختصر مگر جامع کتابچہ "یاد رکھنے کی باتیں" شائع کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ اس کتابچہ کا ماہ ظہور (اگست) میں امتحان ہو گا۔ قائدین کرام کوشش فرمائیں کہ تمام اطفال کے پاس یہ رسالہ موجود ہو اور وہ ابھی سے امتحان کی تیاری شروع کریں۔ سردست مندرجہ ذیل جائزہ بذریعہ خط مرکز میں جلد از جلد ارسال کریں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

نام مجلس — ضلع — تعداد کل اطفال

تعداد اطفال جن کے پاس کتابچہ موجود ہے — تعداد اطفال جو یاد کر رہے ہیں۔

مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

## گمشدہ نوٹ

گذشتہ جلسہ سالانہ کے دوران خاکسار کی ایک نوٹ بک گم ہو گئی تھی جو تا حال نہیں ملی۔ اس میں چند اہم نظمیں لکھی ہوئی ہیں۔ جس صاحب کو ملے۔ وہ خاکسار تک پہنچا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(شبیر احمد وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

## درخواست ہائے دعا

میرے بڑے بھائی حکیم میاں محمد اشرف صاحب پریذیڈنٹ احمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر جلسہ سالانہ کے بعد سے بخار اور دائیں پاؤں پر ورم کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (میاں محمد یعقوب انسپکٹر وقف جدید ربوہ)

۲۔ میرا بیٹا عزیزم ڈاکٹر ہدایت احمد خان ۲۰ جنوری کو لیبیا جا رہا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں اس کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(بیگم آغا عبد اللہ خان آف نواب شاہ)

۳۔ خاکسار کے والد مکرمی محمد اسحٰق نثار مربی اطفال الاحمدیہ ضلع لاہور جو ۸/۱ سے بوجہ شدید درد بیمار ہیں اور ان کو ریلوے ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے مکمل شفا عطا فرمائے۔

(محمد یحییٰ خان مغل پورہ لاہور)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل ربوہ سے خط و کتابت کیا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زمیندار احباب لازمی چندہ جات کی فوری ادائیگی فرما کر ممنون فرماویں — ناظر بیت المال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں رکھنا قانوناً ایک جرم تھا جس کی اس عاجز کو کچھ بھی اطلاع نہ تھی اور ایسے جرم کی سزائیں قوانین ڈاکخانہ کی رو سے پانچ سو روپیہ جرمانہ، چھ ماہ تک قید ہے۔ سو اس نے مخبر بن کر افسرانِ ڈاک سے اس عاجز پر مقدمہ دائر کر دیا۔ اور قبل اس کے کہ مجھے اس مقدمہ کی اطلاع ہو، رویاء میں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا کہ رلیا رام وکیل نے ایک سانپ میرے کاٹنے کے لئے مجھ کو بھیجا ہے اور میں نے اسے مچھلی کی طرح تل کر واپس بھیج دیا ہے میں جانتا ہوں کہ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ آخر مقدمہ جس طرز سے عدالت میں فیصلہ پایا وہ ایک ایسی نظیر ہے جو وکیلوں کے کام میں آسکتی ہے۔ غرض میں اس جرم میں صدر ضلع گورداسپور میں طلب کیا گیا اور جن جن وکلاء سے مقدمہ کے لئے مشورہ کیا گیا انہوں نے یہی مشورہ دیا کہ بجز دروغگوئی کے اور کوئی راہ نہیں! اور یہ صلاح دی کہ اس طرح اظہار دے دو کہ ہم نے پیکٹ میں خط نہیں ڈالا رلیا رام نے خود ڈال دیا ہوگا! اور نیز بطور تسلی دہی کے کہا کہ ایسا بیان کرنے سے شہادت پر فیصلہ ہو جائے گا اور دو چار جھوٹے گواہ دے کر بریت ہو جائے گی۔ ورنہ صورت مقدمہ سخت مشکل ہے اور کوئی طریق رہائی نہیں مگر میں نے ان سب کو جواب دیا کہ میں کسی حالت میں راستی کو چھوڑنا نہیں چاہتا جو ہوگا سو ہوگا!! تب اسی دن یا دوسرے دن مجھے ایک انگریز کی عدالت میں پیش کیا گیا اور میرے مقابل پر ڈاکخانہ جات کا افسر بحیثیت سرکاری مدعی ہونے کے حاضر ہوا۔ اس وقت حاکم عدالت نے اپنے ہاتھ سے میرا اظہار لکھا اور سب سے پہلے مجھ سے یہی سوال کیا کہ کیا یہ خط تم نے پیکٹ میں رکھ دیا تھا اور یہ خط اور یہ پیکٹ تمہارا ہے۔ تب میں نے بلاتوقف جواب دیا کہ یہ میرا ہی خط ہے اور میرا ہی پیکٹ ہے اور میں نے اس خط کو پیکٹ کے اندر رکھ کر روانہ کیا تھا مگر میں نے گورنمنٹ کی نقصان رسانی کے لئے، بدنیتی سے یہ کام نہیں کیا بلکہ میں نے اس خط کو اس مضمون سے کچھ علیحدہ نہیں سمجھا اور نہ اس میں کوئی نج کی بات تھی۔ اس بات کو سنتے ہی خدا تعالیٰ نے اس انگریز کے دل کو میری طرف پھیر دیا اور میرے مقابل پر افسر ڈاکخانہ جات نے بہت شور مچایا اور لمبی لمبی تقریریں کیں جن کو میں نہیں سمجھتا تھا۔ مگر اس قدر میں سمجھتا تھا کہ ہر ایک تقریر کے بعد زبان انگریزی میں وہ حاکم نو No۔ نو No کر کے اس کی باتوں کو رد کر دیتا تھا۔ انجام کار جب افسر مدعی اپنے تمام وجوہ پیش کر چکا اور اپنے تمام بخارات نکال چکا تو حاکم نے فیصلہ لکھنے کی طرف توجہ کی اور شاید سطر ڈیڑھ سطر لکھ کر مجھ کو کہا کہ اچھا آپ کے لئے رخصت! یہ سن کر میں عدالت کے کمرہ سے باہر ہوا اور اپنے محسن حقیقی کا شکر بجا لایا جس نے ایک افسر انگریز کے مقابل پر مجھ کو ہی فتح بخشی اور میں خوب جانتا ہوں کہ اس وقت صدق کی برکت سے خدا تعالیٰ نے اس بلا سے مجھ کو نجات دی۔ میں نے اس سے پہلے یہ خواب بھی دیکھی کہ ایک شخص نے میری ٹوپی اتارنے کے لئے ہاتھ مارا میں نے کہا۔ کیا کرنے لگا ہے تب اس نے ٹوپی کو میرے سر پر ہی رہنے دیا کہ خیر ہے خیر ہے۔

(احمدی و غیر احمدی میں کیا فرق ہے صفحہ ۸-۹)

حضور نے کیا خوب فرمایا ہے:

بکارِ دین نہ ترسم از جہانے<br>
کہ دارم رنگ ایمان محمدؐ

بھائیو! اسی صدق کی قوت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ مسیحیت کے بعد کس شان کے ساتھ تمام مخالفین کو کھلا چیلنج دیتے ہوئے پُر شوکت الفاظ میں فرمایا "تم کوئی عیب، افتراء یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے تا تم خیال کرو کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افترا کا عادی ہے۔ یہ بھی اس نے جھوٹ بولا ہوگا۔ کون ہے جو میرے سوانح زندگی میں نکتہ چینی کر سکتا ہے پس یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے ابتداء سے مجھے تقویٰ پر قائم رکھا اور سوچنے والوں کے لئے یہ دلیل ہے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۳)

آن مسیحا کہ بر افلاک مقامش گویند<br>
لطف کردی کہ ازین خاک نمایاں کردی

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝

## درخواست دُعا

محترمہ قدسیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب آف حیدر آباد چندہ مساجد ممالک بیرون ارسال کرتے ہوئے احباب جماعت سے دُعا کی متمنی ہیں قارئین کرام کی خدمت میں ان کیلئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہر پریشانی سے محفوظ رکھے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

# وقفِ جدید کے نئے سال کا آغاز

## ہوتا ہے جادہ پیما پھر کارواں ہمارا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقفِ جدید کے نئے سال یعنی چودھویں سال کا آغاز حضرت امام ہُمام ایدہ اللہ تعالیٰ کے عطیہ خصوصی اور ارشادِ مبارک کے ساتھ ہو چکا ہے اب ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اپنا ہر قدم گذشتہ سال کے مقابلے میں زیادہ ٹھوس طریق سے اور زیادہ مؤثر طریق سے اٹھائیں۔ اور اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ کی آسمانی بشارت کے مطابق اس کے ثمرات سے اپنے ایمان کو تازہ کریں۔

اس کا طریق یہ ہے۔ کہ ہر جماعت کا سیکرٹری مال اور سیکرٹری وقف جدید اپنے اپنے حلقہ سے احباب سے وعدے لے کر دفتر ہذا کو ارسال کرے۔ اگر انہیں وعدہ جات کے فارم پہنچ چکے ہیں۔ تو ٹھیک ہے اگر نہیں۔ تو سادہ کاغذ پر ہی وعدہ جات لے کر دفتر ہذا کو فوری طور پر ارسال کرے۔

جہاں جماعت نہیں۔ وہاں ہر احمدی دوست۔ خود جماعت بننے اور بنانے کی کوشش کرے اللہ تعالیٰ مومن کو کبھی تنہا نہیں رہنے دیتا۔ "يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِيْ اِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَآءِ" کی بشارت نہایت خوش آئند اور نہایت پُر معنی ہے۔

ناظم مال وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

# قابلِ تقلید مثال

ساری دنیا کے دلوں کی زمین میں ایک نیک تغیّر پیدا کرنا کوئی آسان کام نہیں اس کے لئے بڑی جدوجہد کی ضرورت ہے۔ جب تک ہم میں سے ہر ایک اس احساس کے ساتھ کام نہیں کرتا ہم اپنے مقصد میں کما حقہٗ کامیاب نہیں ہو سکتے اس لئے انصاراللہ کے جملہ اراکین اور عہدیداران کی خدمت میں میری استدعا ہے کہ وہ اس سال انصاراللہ کی مالیات کو کامیاب بنانے کے لئے اس حد تک زور لگائیں کہ جماعت کی دوسری تنظیموں کے لئے یہ ایک قابلِ تقلید مثال بن جائے۔

قائد مال

# عیدالاضحیہ پر قُربانی

جو احباب عیدالاضحیہ پر قربانی کے جانور دارالضیافت حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں دینا چاہتے ہوں۔ اُن کی خدمت میں عرض ہے کہ یہاں قربانی کے لائق درمیانہ جانور -/۷۰ اور -/۸۰ روپے تک ملتا ہے۔ لہذا اس کے مطابق فی جانور رقم صیغہ ہذا کے نام عید سے قبل بھجوا دیں۔ تا جانوروں کا انتظام کیا جا سکے۔

افسر دارالضیافت ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# تکبر سے بچو اور عاجزانہ راہوں کو اختیار کرو

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت احمدیہ کو نصیحت

مکرم بشیر الدین کمال صاحب از بہاولپور

(قسط نمبر ۲)

اس زمانہ میں دولت نے امیر اور غریب کے درمیان نفرت کی جو خلیج حائل کر دی ہے اس کی بنیادی وجہ بھی تکبر ہی ہے جو باہمی اخوت و محبت کی بجائے نفرت کے جذبات پیدا کر رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مسئلہ کی طرف بہت توجہ فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"میں نے گذشتہ چھ ماہ سے ایک مہم چلائی۔ پاکستان میں بھی اور اب دورے کے موقع پر باہر بھی۔ اور میں نے یہ کہا۔ کہ دنیا کا سب سے پہلا مسئلہ اقتصادی مسئلہ نہیں بلکہ یہ کہ انسان انسان سے پیار نہیں کرتا اور مساوات نہیں ہے ہمارے ملک میں ایک غریب آدمی جھونپڑوں میں ہو ڈی۔سی۔ صاحب سے ملنے جاتا ہے۔ تو اس کا چپڑاسی ہی اسے اندر جانے نہیں دیتا۔ اور بعض دفعہ دھکے دے کر باہر نکال دیتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کی بحیثیت انسان قدر نہیں کی گئی۔ اس کی عزت و احترام نہیں کیا گیا۔ اگر پاکستان کے افسر اور اسی طرح دنیا کے دوسرے افسر جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہیں۔ وہ رسول کریم کے فرمان کے مطابق عمل کریں اور ایک غریب۔ ان پڑھ جاہل بظاہر گندا کام کرنیوالے سے انسانیت کا سلوک کریں تو دنیا کے مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں جس شخص کو پیار مل جاتا ہے۔ اس کی آدھی سے زیادہ بھوک یقیناً جاتی رہتی ہے۔ اگر میں اپنے حالات کی وجہ سے مثلاً اتنے آدمیوں کو روٹی نہ دے سکوں جتنے میرے پاس آ جاتے ہیں۔ مثلاً میں ۵۰۰ کو روٹی کھلا دوں اور میرے پاس ۶۰۰ آ جائیں تو باقی ۱۰۰ کو بڑے پیار کے ساتھ۔ بڑی معذرت کے ساتھ معافیاں مانگتے ہوئے یہ کہوں۔ کہ دل تو چاہتا ہے کہ تمہارے پیٹ بھی پالوں مگر میرے پاس اس کی توفیق نہیں تو وہ بڑے خوش ہو کر چلے جائیں گے۔ لیکن اگر میں ان کی عزت نہ کروں۔ ان کا احترام نہ کروں۔ خود کو ان سے ارفع جانوں۔ تو ان کی تسلی نہ ہوگی۔ نہ ہونی چاہیے اس اعلان کے ہوتے ہوئے کہ انما انا بشر مثلکم ان کی تسلی نہیں ہونی چاہیے اس اعلان کے بعد آپ کو ہر انسان سے پیار کرنا پڑیگا اگر آپ نے محمدؐ اور اس کے اللہ کا پیار حاصل کرنا ہے ورنہ دنیا کو تسلی نہ ہوگی اور یہ فتنہ و فساد جو ہر جگہ ظاہر ہو رہا ہے۔ اس ملک میں بھی۔ جرمنی میں بھی۔ فرانس میں بھی۔ غرضیکہ مشرق و مغرب میں۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ انسان انسان سے پیار نہیں کرتا۔ اس کو اپنے جیسا نہیں سمجھتا۔ اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے بطور بشر کے اس کو بڑا نہیں بنایا۔ کیسے بنا سکتا تھا بڑا۔ جبکہ اس نے محمد کے منہ سے خود نکلوایا۔ کہ میں تمہارے جیسا انسان تم میرے جیسے انسان۔ اس انسانیت کے مقام سے پھر اخلاقی اور روحانی رفعتوں کے حصول کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان رفعتوں کے حصول میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر انسان سے آگے نکل گئے ہیں اور بلند تر مقام عزت اور احترام والا اللہ تعالیٰ کے پہلو میں حاصل کیا۔ لیکن وہ انسانیت کے مقام سے بلند ہونے کے بعد تھا۔ انسانیت کے مقام پر سارے انسان برابر ہیں۔ آج وقت ہے۔ کہ دنیا اس مقام کو سمجھے اور اس سے فائدہ اٹھائے۔ اور اس کی ذمہ داری کہ دنیا اس پیغام کو سمجھے اور اس سے فائدہ اٹھائے آپ احمدیوں پر ہے خصوصاً احمدی نوجوانوں پر"

(خدام الاحمدیہ لندن سے خطاب از ماہنامہ "خالد" تبوک ۱۳۴۹ ہش)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نہ صرف اسلام کی حسین اور پیاری تعلیم پیش کی ہے۔ بلکہ ان لوگوں کو بھی راستہ دکھا دیا ہے۔ جو دنیا میں امن قائم کرنے خواہاں ہیں۔ اور ایک مثالی و بہترین معاشرہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ پس تکبر۔ خود پسندی نخوت کو چھوڑ کر ہی انسان انسان سے محبت کر سکتا ہے۔ حضور نے اپنے دورہ مغربی افریقہ میں جو درس دیا۔ وہ بھی یہی تھا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"ہم نے اسلام کی تعلیم پر عمل کیا۔ ان سے (افریقیوں سے) بھائیوں جیسا سلوک کیا۔ ان سے محبت کی۔ ان کی خدمت کی۔ انہیں احساس نہیں دلایا کہ ہمیں کوئی برتری ہے بلکہ یہ احساس دلایا۔ کہ ہم بھی ان جیسے ہیں اور یہی احساس دلانا چاہیے تھا۔ کیونکہ مسلمان کے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ ہی نہیں۔ سوائے اس کے کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ بغاوت کر رہا ہو۔ کیونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلعم سے یہ اعلان کروا دیا قل انما انا بشر مثلکم۔ جب نبی کریم جیسا عظیم انسان اور ارفع انسان بنی نوع انسان کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ بشر ہونے کے لحاظ سے مجھ میں اور تم میں کوئی فرق نہیں تو کون انسان ہے جو یہ کہے کہ میں چوہڑے اور چمار سے ارفع اور اعلیٰ ہوں"۔

پھر اپنی جماعت اور خصوصاً نوجوانوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہمیں انسان سے دشمنی کرنے کا سبق نہیں دیا گیا۔ بلکہ بد اعمالیوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھنے کا سبق دیا گیا ہے۔ ان دو چیزوں میں بڑا فرق ہے۔ زید سے ہم نے نفرت نہیں کرنی۔ لیکن زید اگر بداخلاق ہے تو اس کی بداخلاقیوں کو ہم نے اچھا نہیں سمجھنا زید سے اگر ہم نفرت کریں۔ تو اس کی بداخلاقی کو دیکھ کر ہم اسکی اصلاح کی کوشش نہیں کرینگے اگر ہم زید کے ساتھ پیار کریں۔ اور اس کی بداخلاقی کو بھی برا نہ سمجھیں تب بھی ہماری توجہ اس کی اصلاح کی طرف نہیں ہوگی۔ پس دنیا کی اصلاح کے لئے بنیادی اصول یہ ہے کہ انسان کو ہم برا نہ سمجھیں اس سے ہمارا تعلق۔ ہمدردی۔ اخوت محبت اور پیار کا ہو۔ اور اس کی جو برائیاں ہیں۔ ان کو ہم برداشت نہ کریں۔ اور اس کی محبت میں اس کو اس کی برائیوں سے بچانے کی کوشش کریں۔ یہی اصلاح ہے۔ یہی اشاعت اسلام ہے جو محبت پیار غمخواری۔ ہمدردی کا پیغام اسلام نے دیا ہے۔ اس نے آج غالب آنا ہے اسکو غالب کرنے کے لئے آسمان سے فرشتوں نے نہیں آنا۔ کیونکہ اگر آسمان سے فرشتوں نے اترنا ہوتا تو جنت فرشتوں کے لئے بنتی۔ میرے تمہارے جیسے انسانوں کے لئے کیوں بنائی جاتی۔ تو جنت تو انسان کیلئے بنائی گئی ہے اور جنت میں داخل ہونے کے لئے جو شرائط ہیں۔ ان کی کہ اللہ تعالیٰ کے لئے سب کچھ پیش کر دینا اور اللہ تعالیٰ کے حضور سب کچھ پیش کرنے کی مختلف شکلیں ہیں ایک یہ ہے۔ کہ اس کے بندوں کی اصلاح کی جائے۔ پیار کے ساتھ دلوں کو جیتا جائے"۔

(خدام الاحمدیہ لندن سے خطاب)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں محض اپنے فضل و کرم سے عاجزانہ راہوں کو اختیار کرنیکی توفیق دے۔ تا ہم بھی اس کا وصال اور قرب حاصل کر سکیں۔ اور وہ ہم سے خوش ہو کر ہم سے محبت کرنے لگے اور اسطرح ہم سب آپس میں بھائی بھائی بن جائیں۔ آمین رب العالمین ؎

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ ماہ صلح ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# تاریخ احمدیت جلد یازدھم

تاریخ احمدیت کی جلد یازدھم امسال شائع ہوئی ہے۔ اس جلد میں مختصراً اس عظیم واقعہ ہجرت کی روئداد ہے جو تقسیم برصغیر کی وجہ سے جماعت کی زندگی میں ہوا اور جس کو جماعت کی زندگی کا ایک ایسا سنگِ میل کہنا بجا ہے۔ جہاں سے وہ ایک نہایت اہم اور ترقی کے دور میں داخل ہوتی ہے۔ نہ صرف سیدنا حضرت مسیح موعود کا الہام داغ ہجرت اس واقعہ سے پورا ہوا۔ بلکہ ۱۹۴۴ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جو ایک رویا دیکھی تھی جس میں آپ کو مصلح موعود ہونے کی تفہیم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوئی تھی یہ عظیم الشان رویاء دراصل جماعت کی آئندہ زندگی کی نہایت درخشندہ پیشگوئی ہے اس رویاء میں بڑی تفصیل کے ساتھ ہجرت کے متعلقہ واقعات کو دکھایا گیا ہے۔ جن کو ہم نے اپنی آنکھوں سے ہر پہلو سے پورا ہوتے دیکھا ہے۔ اس دور کو ہم مصلح موعود کے دور کا آغاز یا بقول حضرت نواب مبارکہ بیگم مدظلہا العالی محمود کے دور کا آغاز کہہ سکتے ہیں۔

الغرض تاریخ احمدیت کی زیر تبصرہ جلد میں ہجرت اور ہجرت کے متعلقہ واقعات کا ذکر ہے۔ ان واقعات کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ جس قابلیت اور حکمت سے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہجرت کا کارنامہ سرانجام دیا تاریخ انسانی میں ہجرت نبوی کو چھوڑ کر اس کی نظیر نایاب ہے ہم اس کے گواہ ہیں اور مورخین عالم کو دعوت دیتے ہیں کہ ان مختصر کوائف کو مطالعہ کریں اور تاریخ عالم کے صفحات چھان ماریں۔ اس کارنامہ کا جواب کسی قوم کی کسی ہجرت کی تاریخ میں نہیں دیکھے گا۔

انبیاء علیہم السلام کی جماعتوں کو بالعموم "ہجرت" کرنی پڑی ہے بنی اسرائیل کی مصر سے ہجرت سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کے نائب حضرت ہارون علیہ السلام کی قیادت میں مثال ہے اور فرعون بیشک بنی اسرائیل کے تعاقب میں غرق ہو گیا تھا۔ مگر کنعان پہنچنے تک جو حالات بنی اسرائیل پر گذرے اس کی تفصیل قرآن کریم میں موجود ہے۔ اس ہجرت میں بہت مرحلے درپیش آئے۔ جو دراصل بنی اسرائیل کے تذبذب ایمان کی وجہ سے دیکھنے پڑے۔ اور چالیس سال صحراؤں میں بھٹکنے کے بعد منزلِ مقصود حاصل ہوئی۔ اس کے مقابلہ میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مکہ سے مدینہ میں ہجرت بغیر غیر معمولی مصائب کے واقعہ ہوئی۔ اور آنحضرت کے فیضان سے اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی پر حکمت تدابیر جو اللہ تعالیٰ کی راہنمائی میں کامیاب ہوئیں دوست اور دشمن دونوں کی نظروں میں قابل تحسین ہیں حقیقت یہ ہے کہ اگر مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوئی اور کارنامہ نہ بھی دکھاتے اور صرف ہجرت کی مہم ہی آپ کی ذات سے سرانجام پاتی تو پھر بھی آپ مصلح موعود کی پیشگوئی کے مصداق قرار دئے جانے کے مستحق ہیں۔

اس ہجرت کی خصوصیت صرف یہ نہیں ہے کہ آپ کم سے کم نقصان کے ساتھ جماعت احمدیہ کو دشمن کے بھڑکائے شعلوں سے نکال کر صحیح و سلامت امن کی پناہ میں لے آئے بلکہ آپ نے غیراز جماعت مسلمانوں حتّٰی کہ غیر مسلموں کے جان و مال تک کی حفاظت بھی فرمائی اور اس سے بھی بڑھ کر آپ نے اپنے خاندان کے ساتھ بھی کوئی امتیازی سلوک روا نہیں رکھا۔

اگر آپ اپنے خاندان کے افراد اور زیادہ سے زیادہ جماعت احمدیہ کے افراد کو ہی اس بھڑکتی آگ سے بچاتے تو یہ بھی عظیم کارنامہ ہوتا مگر آپ نے ہزاروں غیراز جماعت مسلمانوں کو بچایا اور نہ صرف جماعت کو پاکستان میں لانے میں کامیاب ہوئے بلکہ قادیان کے مقدس مقام کو بھی اس تباہی سے بچا لیا جو خاص کر مشرقی پنجاب اور عام طور پر بھارت کے بعض دوسرے مقامات پر ظہور پذیر ہوئی

الغرض تاریخ احمدیت کا یہ باب ایسا ہے جو عالمی تاریخ میں سنہری حروف میں لکھا جانا چاہیئے۔ اگرچہ یہ روئداد جلد زیر تبصرہ میں سما نہیں سکی۔ تاہم ہمیں مؤلف کا ممنون ہونا چاہیئے کہ اس نے تھوڑے سے وقت میں اتنا مواد جمع کر دیا ہے کہ اس واقعہ اور اس کے متعلقات کا علم آسانی سے ہو سکتا ہے۔

تاریخ احمدیت کا اگرچہ ہر باب قابل دید ہے۔ لیکن جلد زیر تبصرہ اپنی انفرادی اہمیت رکھتی ہے کیونکہ دراصل یہ جماعت کی زندگی میں ایک ایسا سنگ میل ہے جو اقوام کی زندگی میں آتے ہیں۔ یہ جلد نہ صرف ہر احمدی گھرانے میں ہونی چاہیئے اور آئندہ نسلوں کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ غیراز جماعت دوستوں کو بھی پڑھانی چاہیئے۔

# ایک صد تین معلّمین نے تقریباً دس ہزار افراد کو قرآن مجید کا ترجمہ یا نماز ترجمہ پڑھایا

## وقفِ جدید کا کام معمولی کام نہیں"

جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کے موقع پر فرمایا تھا۔ وقف جدید کے ۱۰۳ معلّمین نے مغربی اور مشرقی پاکستان کے مختلف مراکز میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً دس ہزار افراد کو جن میں بچے۔ بڑی عمر کے لوگ اور مستورات وغیرہ شامل ہیں۔ قرآن مجید کا ترجمہ پڑھایا۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے تربیت کے کام کو عمدہ طور پر نبھایا

تربیت کا یہ کام جیسا کہ خود احباب کرام جانتے ہیں۔ بنیادی کام ہے اور آج کے زمانے میں ایک ٹھوس حیثیت رکھتا ہے۔ پس آئیے ہم ملکر وقف جدید کے ان معلّمین کا ہاتھ بٹائیں اور ان کے ہاتھوں کو مضبوط کر کے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کیلئے میدان ہموار کریں۔ ہمارے ہاتھ بٹانے کے دو طریق ہیں۔

۱۔ ہم ایک معلّم کے ماہوار اخراجات میں جس قدر بھی حصہ لے سکتے ہوں حصہ لیں

۲۔ ہم وقف جدید کے جہاد میں شامل ہو کر صرف آٹھ آنہ ماہوار۔ یا چھ روپیہ سالانہ چندہ ادا کریں

(ناظم مالی وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

## تقریر محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ برموقع جلسہ سالانہ

(۳)

### توکل علی اللہ

اب میں اس گلدستہ کے ایک اور دلرُبا پھول کا ذکر کرتا ہوں۔ اور یہ توکل علی اللہ کا خوشنما پھول ہے۔ ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر خرچ نہ رہا ان دنوں جلسہ سالانہ کیلئے چندہ ہو کر نہیں جاتا تھا حضور اپنے پاس سے ہی صرف فرماتے تھے حضرت میر ناصر نواب صاحب مرحوم نے آکر عرض کی کہ رات کو مہمانوں کے لئے کوئی سالن نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بیوی صاحبہ سے (جو حضرت میر صاحب مرحوم کی صاحبزادی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حرم مبارک تھیں) کوئی زیور لے کر جو کفایت کر سکے، فروخت کر کے سامان کر لیں۔ چنانچہ زیور فروخت یا رہن کر کے حضرت میر صاحب روپیہ لے آئے اور مہمانوں کے لئے سامان بہم پہنچایا۔ دو دن کے بعد پھر میر صاحب نے رات کے وقت میری موجودگی میں کہا کل کے لئے پھر کچھ نہیں (رہے) فرمایا کہ ہم نے برعایت ظاہری اسباب کے انتظام کر دیا تھا اب ہمیں ضرورت نہیں۔ جس کے مہمان ہیں وہ خود کرے گا! اگلے دن آٹھ یا نو بجے جب چٹھی رساں آیا تو حضور نے میر صاحب کو اور مجھے بلایا۔ چٹھی رساں کے ہاتھ میں دس پندرہ کے قریب منی آرڈر ہوں گے، جو مختلف جگہوں سے آئے ہوئے تھے۔ سو سو پچاس پچاس روپے کے، اور ان پر لکھا تھا کہ ہم حاضری سے معذور ہیں۔ مہمانوں کے صرف کے لئے یہ روپے بھیجے جاتے ہیں حضور نے وصول فرما کر توکل پر تقریر فرمائی...... فرمایا کہ جیسا کہ ایک دنیا دار کو اپنے صندوق میں رکھے ہوئے روپوں پہ بھروسہ ہوتا ہے کہ جب چاہوں گا نکال لوں گا اس سے زیادہ ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ پر پورا توکل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ پر یقین ہوتا ہے اور ایسا ہی ہوتا ہے کہ جب ضرورت ہوتی ہے فوراً خدا تعالیٰ بھیج دیتا ہے۔ (سیرۃ ظفر صفحہ ۱۲)

اس جگہ میں یہ بھی عرض کر دوں کہ ماموریت سے قبل ایک ایسا زمانہ بھی تھا جس کا ذکر حضور نے یوں فرمایا ہے:

لُفَاظَاتُ الْمَوَائِدِ کَانَ اُکُلِی
وَصِرْتُ الْیَوْمَ مِطْعَامَ الْاَھَالِی

(آئینہ کمالات اسلام)

یعنی ایک زمانہ تھا کہ دستر خوان کے بچے ہوئے ٹکڑے میری خوراک ہوا کرتے تھے۔ مگر آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرے دستر خوان پر خاندانوں کے خاندان پل رہے ہیں۔ بھائیو! ہم کتنی سالوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں۔ اور آج ۱۹۷۰ء میں بھی ہماری نگاہیں دیکھ رہی ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستر خوان سے بیک وقت ایک ایک لاکھ افراد پیٹ بھر کر کھانا کھا رہا ہے۔ پھر مختلف قوموں اور ملکوں کے یہ افراد ہیں جو اس دستر خوان سے جسمانی ہی نہیں بلکہ روحانی غذا بھی حاصل کر رہے ہیں حضرت اقدس نے پیش گوئی فرمائی تھی:

"مرہم عیسیٰ نے دی تھی محض عیسیٰ کو شفا
میری مرہم سے شفا پائے گا ہر ملک و دیار"

### عاجزی و غریب پروری کا پھول

ایک مرتبہ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد اقصیٰ سے ظہر کی نماز پڑھ کر آ رہے تھے۔ پیچھے سے میراں بخش جو مخبوط الحواس تھا، آرہا تھا اس نے آواز دی۔ "او غلام احمد"۔ آپ اسی وقت کھڑے ہو گئے۔ اور فرمایا "جی"! اس پر اس نے کہا "او سلام تے آکھیا کر"! آپ نے فرمایا "السلام علیکم"۔ اس پر اس مخبوط الحواس نے جو پاگل پن کی وجہ سے بعض اوقات خیال کرتا تھا کہ وہ بادشاہ ہے اور اسے لوگوں سے معاملہ کی وصولی کا حق ہے کہا "معاملہ ادا کر"۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جیب میں سے رومال نکال کر جسمیں چونی یا اٹھنی بندھی ہوئی تھی۔ آپ کھول کر اسے دے دی۔ وہ خوش ہو کر گھوڑیاں گانے لگا (سیرۃ ظفر صفحہ ۸۳) اس واقعہ سے جہاں آپ کی سیرۃ پاک پر روشنی پڑتی ہے وہاں ہم سب کے لئے یہ سبق بھی ہے کہ اسلام میں اصل مقام عاجزی کا مقام ہے۔

### اکرام ضیف

اب اس گلدستے کے ایک اور پھول کی مہک سے بھی لطف اندوز ہوں۔ لکھا ہے کہ ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر بہت سے آدمی آئے ہوئے جن کے پاس کوئی پارچہ سرمائی نہ تھا۔ ایک شخص نبی بخش نمبردار ساکن بٹالہ نے اندر سے لحاف بچھونے منگوانے شروع کئے اور مہمانوں کو دیتا رہا۔ عشاء کے بعد جب کسی کام سے حضرت منشی ظفر احمد صاحب حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تو کیا دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہاں وہ نور مجسم مسیح الزمان، بغلوں میں ہاتھ دئے بیٹھے تھے ایک صاحبزادہ صاحب پاس لیٹے تھے جنہیں ایک چوغہ اوڑھا رکھا تھا جب عرض کی گئی کہ حضور کے پاس کوئی پارچہ نہیں رہا اور بہت سردی ہے! فرمایا "مہمانوں کو تکلیف نہیں ہونی چاہیئے۔ ہمارا کیا ہے رات گزر جائے گی"۔ (خلاصہ سیرۃ ظفر روایت نمبر ۷۶)

### اپنے خدام کی دلداری

بوستانِ احمد علیہ السلام کے ایک خوش رنگ و خوش بو پھول "گُلِ دلداری" کی دو حسین پتیوں کا تذکرہ سُنئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے خدام کی دلداری کا بڑا خیال رہتا تھا حضور ان کے لئے اپنی ذات سے ہر قسم کی قربانی کا عملاً اظہار فرمایا کرتے تھے حضرت کے ایک مخلص صحابی حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ کہ عید کا دن تھا میرا صافہ سر صاف نہ تھا...... ہم لوگ جب بھی قادیان آتے تھے تو ایک آدھ دن کی فرصت نکال کر آتے تھے لیکن جب یہاں آتے اور حضور قیام کا حکم دے دیتے تو پھر ہمیں ملازمت کے چلے جانے کا بھی خیال نہ ہوتا تھا...... عید کا دن آگیا اور میں ایک ہی صافہ لیکر آیا تھا۔ وہ میلا ہو گیا۔ میں نے چاہا کہ بازار سے جا کر خرید لاؤں۔ چنانچہ میں بازار کی طرف جا رہا تھا کہ آپ نے مجھے دیکھ لیا اور آپ کی فراست تو خداداد فراست تھی! پوچھا کہاں جا رہے ہو؟ میں نے عرض کیا "عید کا دن ہے میرا صافہ میلا ہے میں بازار سے خریدنے جا رہا ہوں"! اسی وقت وہاں ہی کھڑے کھڑے اپنا عمامہ شریف اتار کر مجھے دے دیا اور فرمایا کہ "یہ آپ کو پسند ہے؟ آپ لے لیں میں دوسرا باندھ لیتا ہوں"!! حضرت منشی صاحبؓ فرماتے ہیں "مجھ پر اس محبت و شفقت کا جو اثر ہوا الفاظ اسے ادا نہیں کر سکتے۔ میں نے نہایت احترام کے ساتھ اس عمامہ کو لے لیا اور حضور علیہ السلام بے تکلف گھر تشریف لے گئے اور دوسرا عمامہ باندھ کر آ گئے۔

(سیرۃ ظفر صفحہ ۱۴۴)

سبحان اللہ کیسا آقا تھا اور کیسے خادم! کسی نے کیا خوب کہا ہے:

اے خوش آں جُود کہ از خجلت وضع سائل
لب بہ اظہار نیارند و بہ ایما بخشند

**دوسری پتی:-** حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معمول تھا کہ جب مقدمات کے لئے قادیان سے روانہ ہوتے تو اپنے ساتھ اصطبل میں سے سواری کے لئے گھوڑا بھی لے لیتے تھے۔ ان سفروں میں آپ کے ہمراہ ان دنوں آپ کے قدیم خدام میں مرزا اسمٰعیل بیگ صاحب ساکن قادیاں، مرزا دین محمد صاحب ساکن لنگروال...... ہوتے تھے جنہیں آپ گاؤں سے نکل کر سوار کر لیتے اور پھر نصف راستہ حضور سوار ہوتے اور نصف راستہ وہ (خدام) سواری کرتے...... چنانچہ مرزا اسمٰعیل بیگ صاحب مرحوم کی شہادت ہے کہ جب حضرت اقدس اپنے والد بزرگوار کے ارشاد کے ماتحت بعثت سے قبل مقدمات کی پیروی کے لئے جایا کرتے تھے تو سواری کے لئے گھوڑا بھی ساتھ ہوتا تھا اور میں بھی عموماً ہمرکاب ہوتا تھا۔ لیکن جب آپ چلنے لگتے تو آپ پیدل ہی چلتے اور مجھے گھوڑے پر سوار کرا دیتے۔ میں بار بار انکار کرتا اور عرض کرتا حضور مجھے شرم آتی ہے۔ آپ فرماتے کہ ہم کو پیدل چلتے شرم نہیں آتی تم کو سوار ہوتے کیوں شرم آتی ہے...... جب آپ سوار ہوتے تو گھوڑا جس چال سے چلتا اسی چال سے اسے چلنے دیتے۔

(تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ ۹۰-۹۱)

### راستبازی گُلِ صداقت

حضرات! راست گفتاری، تقویٰ و طہارت کی بنیادی اینٹ ہے اگر یہ نہ ہو تو سب عمل ہیچ ہیں۔ تمام انبیاء و ماموریں الٰہیہ کے دعووں کی بنیاد صدق پر ہی قائم ہوتی ہے۔ سچائی کا نور ہی تو ہے جو مخالفتوں کے اندھیروں کو دُور کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ اپنے پیارے راستباز بندوں کا سچا ہونا دعویٰ سے پہلے ثابت کرتا ہے اس لئے قبل از دعویٰ ایسے مواقع پیش آجاتے ہیں جن میں سوائے راست بازوں کے دوسرے کم ہی سچائی پر قائم رہ سکتے ہیں بلکہ لغزش کھا جاتے ہیں۔ ایسے واقعات میں سے اس وقت صرف ایک واقعہ عرض کرتا ہوں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہی سُنئیے۔ ہمارے آقا فرماتے ہیں "ازاں جملہ ایک واقعہ یہ ہے کہ تخمیناً ۲۷ یا ۲۸ سال کا عرصہ گذرا ہوگا...... اس عاجز نے اسلام کی تائید میں آریوں کے مقابل پر، ایک عیسائی کے مطبع میں جس کا نام رلیا رام تھا۔ اور وکیل بھی تھا اور امرتسر میں رہتا تھا۔ اور اس کا ایک اخبار بھی نکلتا تھا، ایک مضمون بغرض طبع ہونے کے ایک پیکٹ کی صورت میں جس کی دونوں طرفیں کھلی تھیں، بھیجا۔ اور اس پیکٹ میں ایک خط بھی رکھ دیا۔ چونکہ خط میں ایسے الفاظ تھے جن میں اسلام کی تائید اور دوسرے مذاہب کے بطلان کی طرف اشارہ تھا۔ اور مضمون کے چھاپ دینے کیلئے تاکید بھی تھی۔ اس لئے وہ عیسائی مخالف مذہب کیوجہ سے افروختہ ہوا۔ اور اتفاقاً اس کو دشمنانہ حملہ کے لئے یہ موقع ملا کہ کسی علیحدہ خط کا پیکٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# انسان کے لئے سب سے بہتر اور حقیقی زادِ راہ تقویٰ ہی ہے

## یہی وہ زادِ راہ ہے جو آخرت کے سفر میں بھی انسان کے کام آئے گا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ

فرماتا ہے تمہیں ان باتوں (رفث، فسوق اور جدال) کے چھوڑنے میں کئی قسم کی دقتیں پیش آئیں گی۔ مثلاً کسی شخص کو گالی دے دی جائے تو اس کے لئے صبر کرنا بڑا مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر تم خدا کے لئے ان پابندیوں کو اپنے اوپر عاید کر دگے اور نیکیوں میں حصہ لوگے تو تم جو بھی نیک کام کرو گے اللہ تعالیٰ اسے ضرور ظاہر کر دے گا۔ خدا تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ نیکی کو پوشیدہ نہیں رہنے دیتا گو بعض صورتوں میں نیکیوں پر پردہ پڑا رہتا ہے مگر آخر کار نیکی ظاہر ہو کر رہتی ہے اور دشمن بھی اس کو محسوس کئے بغیر نہیں رہتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفوں کو ہی دیکھ لو۔ وہ آپ کو گالیاں دیتے تھے مگر ابوسفیان ہرقل کے سامنے آپ کا کوئی عیب بیان نہ کر سکا۔ صرف اتنا ہی کہہ سکا کہ اب ایک عہد ہم میں اور اس میں ہوا ہے معلوم نہیں وہ اسے پورا کرتا ہے یا نہیں۔ تو فرمایا کہ تم جو نیکی بھی کرو گے خدا تعالیٰ اسے ضرور ظاہر کر دے گا۔ اور لوگوں پر تمہارے اچھے کردار اور بلند اخلاق کا گہرا اثر پڑے گا۔

وَتَزَوَّدُوْا ۔ فرمایا جب تم سفر کے لئے نکلو تو ہمیشہ اپنے ساتھ زادِ راہ لے لیا کرو۔ اس جگہ تَزَوَّدُوْا سے دونوں زاد مراد ہو سکتے ہیں۔ یہ بھی کہ آمد و رفت اور کھانے پینے کے اخراجات کا انتظام کر لیا کرو اور یہ بھی کہ نیکی اور تقویٰ کا زاد ساتھ لو۔ چونکہ اس سے پہلے وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے نیکیوں اور حسنات میں ترقی کرنے کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی تھی۔ اس لئے تَزَوَّدُوْا کہہ کر بتایا کہ حج اور عمرہ کا ثواب تو بہت بڑا ہے مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ تم زیارت کعبہ کے شوق میں خالی ہاتھ اپنے گھروں سے نکل پڑو۔ اور لوگوں سے بھیک مانگتے ہوئے وہاں پہنچو۔ تمہارا کام یہ ہے کہ تم پہلے زادِ راہ کا انتظام کرو اور جب آمد و رفت اور رہائش اور کھانے پینے وغیرہ کے تمام اخراجات کا انتظام ہو جائے تو اس کے بعد سفر کے لئے نکلو۔ فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى اور یاد رکھو کہ بہتر زاد وہ ہے جس سے تم سوال اور گناہ سے بچو۔

افسوس ہے اس زمانہ میں مسلمانوں میں عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ اسلام اس امر کی تعلیم دیتا ہے کہ انسان کو اسباب سے کام نہیں لینا چاہیئے بلکہ اپنے تمام معاملات خدا تعالیٰ پر چھوڑ دینے چاہئیں مگر یہ قطعاً غلط اور اسلامی تعلیم کے خلاف ہے اس لئے یہاں مسلمانوں کو نصیحت کی گئی ہے کہ جب تم سفر کے لئے نکلو تو ضروری سامان اور زادِ راہ سے کبھی غفلت اختیار نہ کرو۔

لیکن تَزَوَّدُوْا کے ایک معنے یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ تقوٰی کا زاد لو۔ اور چونکہ تقویٰ کا زاد مخفی تھا اس لئے اسے فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى کے الفاظ میں کھول کر بیان کر دیا۔ اور بتایا کہ تقوٰی سب سے بہتر زاد ہے جو آخرت کے سفر میں تمہارے کام آنے والا ہے۔ انہی معنوں میں بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ

"وقت تھوڑا ہے اور کارِ عمر ناپیدا۔ تیز قدم اٹھاؤ کہ شام نزدیک ہے جو کچھ پیش کرنا ہے وہ بار بار دیکھ لو ایسا نہ ہو کہ کچھ رہ جائے۔ اور زیاں کاری کا موجب ہو یا سب گندی اور کھوٹی متاع ہو جو شاہی دربار میں پیش کرنے کے لائق نہ ہو۔"
(کشتی نوح)

چونکہ اس سے پہلے حج کا ذکر آ چکا ہے اس لئے

فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اب حج سے تمہاری ذمہ داری بہت بڑھ گئی ہے تمہیں تقوےٰ کا پہلے سے بہت زیادہ خیال رکھنا چاہیئے جیسے صاف کپڑوں والا چھوٹے چھوٹے داغ دھبے سے بھی بچنے کی کوشش کیا کرتا ہے۔

پھر فرماتا ہے وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ - اے عقلمندو اگر تم اپنے بچاؤ کا سامان کرنا چاہتے ہو تو میری طرف جھکو اور صرف مجھے ہی اپنی حفاظت کا ذریعہ بناؤ۔ باقی تمام ذرائع اس کے مقابلہ میں بالکل ہیچ ہیں"
(تفسیر سورۃ البقرۃ ص ۴۳۹ و ص ۴۴۰)

---

جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر

## حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی طرف سے وقف جدید کے سالِ نو کا اعلان

### احباب اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اس میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء کے موقع پر اپنے دوسرے دن کی تقریر کے دوران وقفِ جدید کے سالِ نو کے آغاز کا اعلان فرماتے ہوئے احباب کو ارشاد فرمایا کہ اس تحریک کے ماتحت جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آخری تحریک ہے ۱۰۳ معلمین تبلیغ اسلام کا نہایت مفید کام کر رہے ہیں۔ اس سال وقف جدید نے کل ۳۴،۳۷۵ کتب و رسائل تقسیم کئے۔ علاقہ تھرپارکر میں وقف جدید کے ذریعہ کافی غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا ہے۔

حضور نے احباب کو توجہ دلائی کہ وہ اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اس میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کریں

(ناظم مال وقف جدید)

---

## صدق اور خدمت کا یہ آخری موقع ہے جو نوعِ انسان کو دیا گیا ہے

بڑا ہی بدقسمت وہ ہے جو اس موقع کو کھو دے" (حضرت مسیح موعودؑ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس فرمان کی روشنی میں ہم اپنی خوش بختی اور خوش نصیبی کا ہرگز صحیح اندازہ نہیں لگا سکتے۔

؎ این سعادت بزورِ بازو نیست

کیا خدا تعالیٰ کے اس عظیم احسان اور فضل کا تقاضا نہیں کہ ہم اس میدان میں اپنی جدوجہد کو جنون کی حد تک پہنچانے والے بن جائیں؟

دنیا کے ایک عام انسان اور ہماری جدوجہد میں ایک نمایاں فرق ہونا چاہیئے۔ اس کی نظر محدود اس کی منزل محدود، مگر ہم نے تو لامحدود ترقیات کی لامحدود مسافت طے کرنی ہے۔ چنانچہ جدوجہد کے اسی معیار کو پیش نظر رکھ کر مجھے امید ہے کہ میرے قابل احترام انصار بھائی اور بزرگ اس سال اس حد تک اپنی کوششوں کو بروئے کار لائیں گے کہ انصار اللہ کا یہ مالی سال گذشتہ سب سالوں کے مقابلہ میں سنگ میل کی حیثیت اختیار کر جائے۔

وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵